ادبیات

غزل

از

(جناب الم مظفر نگری)

طور پر اک تصادم برق و نظر نے کیا کیا — جلوہ نما نے کیا کیا جلوہ نگر نے کیا کیا
غنچے خود اپنے وقت پر صحن چمن میں کھل گئے — جوش نمو کا فیض تھا باد سحر نے کیا کیا
کارگہہ حیات میں عزم غلط سے درگذر — اڑ کے لبوئے آفتاب شبنم تر نے کیا کیا
تازہ و شوخ کر دیا اور کبھی نقش آرزو — فصل جنوں طراز میں خون جگر نے کیا کیا
جلوہ سادہ رنگ کو بخشیں تجلیاں ہزار — پھر بھی یہ ہم سے ہے گلہ ذوق نظر نے کیا کیا
رونق سوز و ساز تھا محفل حسن و عشق میں — پھونک دیا پتنگ کو شمع سحر نے کیا کیا
چشم زدن میں کہہ دیا زندگیٔ جہاں کا راز — دیکھا کبھی تو نے بے خبر رقص شرر نے کیا کیا
زخم جگر کا حال میں اپنی زباں سے کیا کہوں — یہ تو خود آپ سوچ لیں تیر نظر نے کیا کیا
کرتی رہی مقابلہ جلووں کا ان کے جلوہ ساز — حسن کی بارگاہ میں تاب نظر نے کیا کیا
نذر صد انقلاب ہے نظم حیات عشق پھر — کام لیا نہ ضبط سے درد جگر نے کیا کیا

صبر و سکوں کا اختیار اتنا سمجھ کے اے الم
تیری رضا کے باب میں حکم قدر نے کیا کیا